[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

از عدالت عظمی

بفیلو ٹریڈرز ویلفیئر ایسوسی ایشن اور دیگر

بنام

مانیکا گاندھی اور دیگران

30نومبر 1996

[کلدیپ سنگھ اور بی ایل ہنسر یا، جسٹسز]

حیاتیات اور ماحولیات–خطرناک اور نقصان دہ صنعتوں کو بند کرنا–عیدگاہ ذبح خانہ–صرف 30 جون 1997 تک جاری رکھنے کی ہدایات–صرف 2000 بکروں/بکریوں/بھیڑوں کو روزانہ ذبح کرنے کی اجازت ہوگی–کسی دوسرے جانور کو ذبح نہیں کیا جائے گا–بھینسوں (کسی بھی جنس)، گایوں، بیلوں (یعنی بڑے جانوروں) کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں ہوگی–ذبح خانے کے بھینس کے حصے کو فوری طور پر بند کر دیا جائے گا–ایم سی ڈی کے ذریعے ذبح خانے کو ماحولیاتی طور پر صاف رکھا جائے گا–جانوروں کی منڈی کو محفوظ نہیں رکھا جائے گا۔ ذبح خانے کے قریب کام کرنے کی اجازت–دہلی میونسپل کارپوریشن عیدگاہ یا دہلی کے کسی دوسرے حصے کے قریب تمام غیر قانونی ذبح کو روک دے گی–اس عدالت کی طرف سے غیر قانونی ذبح میں ملوث آلودگیوں پر بھاری آلودگی کا جرمانہ عائد کیا جائے گا–دہلی میونسپل کارپوریشن کارپوریشن کی طرف سے پہلے سے حاصل کردہ متبادل زمین پر جدید ذبح خانے کی تعمیر کے لیے جنگی پیمانے پر اقدامات کرے گی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3769 آف 1996 وغیرہ میں آئی اے نمبر 2۔

1992 کے ڈبلیو پی نمبر 2961 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 27.1.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایس کے ڈھولکیا، آر ایف نریمن، ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، ارون جیٹلی، امیت ڈھنگڑا، شکیل احمد سید، پی ایچ پاریکھ، کے سی دعا، ایم ایم اسرئیلی، ایم سی الدین، ٹی قریشی، اے آر خان، ایس پی جھا، میسر شیل سیٹھی، ایم سی مہتا، ایڈووکیٹ (این پی)، ہردیپ سنگھ، بی ایس بنتھیا، آرسی استھانہ، آر کے مہیشوری، اشوک کے سریواستو اور سشیل کمار جین نے شرکت کی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ دونوں درخواستیں عیدگاہ ذبح خانہ، دہلی سے متعلق ہیں۔ ان دونوں میں مشترکہ استدعا یہ ہے کہ ایل اے نمبر 22 میں 1985 کے ڈبلیو پی

(سی) نمبر 4677 سے منسلک 8 جولائی 1996 کے حکم نامے میں ترمیم اور/ یا منسلک سول اپیلوں میں منظور کردہ 19.2.1996 کے حکم کو کالعدم قرار دینے کا اثر نہیں پڑتا ہے، جس کے ذریعے خصوصی اجازت لیتے ہوئے موجودہ صورتحال کا عبوری حکم منظور کیا گیا تھا۔ چونکہ جمود کا حکم عرضی درخواست میں منظور کردہ حکم سے متصادم ہے، اس لیے وضاحت بھی طلب کی گئی ہے کہ بعد کے حکم کے باوجود جمود کا حکم جاری رہے گا۔

.2۔ عرضی درخواست کا حکم نہ صرف عیدگاہ ذبح خانہ سے متعلق ہے، بلکہ 168 صنعتوں سے متعلق ہے، جن میں ذبح خانہ ایک ہے۔ اس حکم نامے کے مطابق تمام 168 نامزد صنعتیں" خطرناک/ نقصان دہ" ہیں اور اس لیے یہ ہدایت دی گئی کہ یہ صنعتیں 30 نومبر 1996 سے دہلی شہر میں کام کرنا بند کر دیں گی۔ ہدایت نمبر (8) میں کہا گیا ہے کہ بندش کا حکم غیر مشروط ہوگا جس میں مزید کہا گیا ہے کہ" (ای) اگر صنعتوں کا دوبارہ مقام مکمل نہیں ہوتا ہے تو وہ 30 نومبر 1996 سے دہلی میں کام کرنا بند کر دیں گے۔

.3۔ چونکہ مذکورہ حکم 168 صنعتوں سے متعلق ہے، اس لیے یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ذبح خانہ کو 10 نومبر 1996 کے بعد کام کرنے کی اجازت دینے کے حوالے سے کوئی رعایت دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب عرضی درخواست میں انٹرلوکوٹری درخواست کی سماعت ہو رہی تھی، تو کافی مواقع دیے جانے کے باوجود کوئی بھی سلاٹر ہاؤس کی جانب سے پیش نہیں ہوا تھا۔ اس کے علاوہ، 8 جولائی 1996 کے حکم نامے کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ، دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی اور اس عدالت کی تشکیل کردہ ایک خصوصی کمیٹی کی طرف سے پائے جانے والے نتائج کی وجہ سے اس عدالت ذبح خانہ کی خطرناک نوعیت کے بارے میں بے شک مطمئن ہونے کے بعد یہ منظور کیا گیا تھا۔

.4۔ مزید برآں، جہاں تک ذبح خانہ کا تعلق ہے، دہلی عدالت عالیہ کے ایک دو نفری بنچ نے سی ڈبلیو نمبر کے 2267/90، 158/ 91 اور 130/ 92 میں اپنے فیصلے کے ذریعے، ہدایت دی تھی کہ ذبح خانہ کو 31 دسمبر 1993 سے یا اس سے پہلے کی کسی بھی تاریخ سے بند کر دیا جائے گا جو عدالت اس تاریخ سے پہلے پیدا ہونے والے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کر سکتی ہے۔ دہلی عدالت عالیہ میں اسی موضوع پر مینکا گاندھی کی طرف سے دائر کی گئی ایک اور عرضی زیر غور آئی، جنہوں نے ابتدا میں" دہلی کے عیدگاہ ذبح خانہ میں موجود غیر حفظان صحت، غیر انسانی اور خوفناک حالات" کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے اس عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اس عدالت نے عدالت عالیہ کو درخواست کو نمٹانے کی ہدایت کی۔ دیوانی عرضی نمبر 2961/ 92 میں 27 جنوری 1995 کے فیصلے کے ذریعے ایک اور ڈویژن بنچ نے، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، سلاٹر ہاؤس کو 31.12.1995 پر یا اس سے پہلے بند کرنے کا حکم دیا۔ مذکورہ بالا دو اپیلوں نے دہلی عدالت عالیہ کے بعد کے فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس میں، خصوصی اجازت دیتے ہوئے، درج ذیل کو پڑھ کر جمود کا حکم منظور کیا گیا تھا:-

" ہماری توجہ 14.2.1996 کے اجلاس کے منٹس کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ حکام اور فریقین کے درمیان اتفاق رائے یہ تھا کہ دہلی کے آس پاس کوئی ایسی جگہ دستیاب نہیں تھی جہاں ذبح خانے کو منتقل کیا جا سکے۔ اس غیر واضح بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملات کو پوری طرح سننا ہوگا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔اپیلوں میں دوبارہ تیزی لائی گئی۔فریقین کو جلد سماعت کے مقاصد کے لیے عزت مآب چیف جسٹس کو منتقل کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔اس دوران صورتحال کو برقرار رکھا جائے گا۔"

.5 جمود کے حکم پر غور کرنے سے اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ یہ اس اتفاق رائے پر مبنی ہے کہ دہلی میں یا اس کے آس پاس کوئی جگہ دستیاب نہیں ہے جہاں سلاٹر ہاؤس کو منتقل کیا جا سکے۔ یہ اتفاق رائے میٹنگ کے منٹس میں ظاہر ہوتا ہے جس کی تاریخ 14.2.1996 ہے۔ہم نے بھی ایسا ہی مشاہدہ کیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجلاس میں 35 افراد موجود تھے اور شرکاء نے "مختلف علاقوں میں غیر قانونی ذبح" کے بارے میں اپنی تشویش ظاہر کی لیکن متبادل جگہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے ذبح خانہ کی جدید کاری پر اتفاق کیا گیا۔اب، جہاں تک دہلی اور اس کے آس پاس کسی اور جگہ کی دستیابی کا تعلق ہے، اس عدالت کی طرف سے 16 ستمبر کے بعد سے کی گئی مسلسل کوششوں کی وجہ سے، تقریبا 55 ایکڑ کا رقبہ دستیاب کرایا گیا ہے اور اس کے بعد سے اس کا قبضہ بھی فراہم کیا گیا ہے۔اس طرح، اسٹیٹس – کو آرڈر پاس کرنے کی بنیاد اب موجود نہیں ہے۔

.6۔درخواست گزاروں کی طرف سے پیش فاضل وکیل ایس/شری ڈھولکیا اور نریمن نے اس کے باوجود دلیل دی ہے کہ اگر ہدایت کے مطابق ذبح خانہ بند کر دیا جائے تو صارفین کو درپیش مشکلات کا خیال رکھنے کے لیے اسے کم از کم اس مدت تک کام کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے جب نئی جگہ پر ذبح کرنے کا متبادل انتظام کیا جائے۔شری نریمن نے ہمیں 18 مئی 1994 کو اس عدالت کی طرف سے 1994 کے ایس ایل پی (سی) نمبر آئی ڈی 1 میں منظور کردہ حکم نامہ پڑھا جس میں یہ سوالات اٹھائے گئے تھے کہ جب ہزاروں مزدور سڑکوں پر بے روزگار ہو جائیں گے تو کیا ہوگا اور ایک بڑے شہر کی گوشت کی ضروریات کو کیسے پورا کیا جائے گا؟ شری ڈھولکیا کی طرف سے پیش کیا گیا کہ اگر سلاٹر ہاؤس کو بند کر دیا گیا تو صارفین کو غیر حفظان صحت بخش گوشت فراہم کیا جائے گا جو کہ زیادہ خطرناک ہوگا۔

.7 ۔جہاں تک کارکنوں کا تعلق ہے، اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ تمام صنعتوں کو بند کرنے اور دوبارہ شروع کرنے تک ان کی خدمات کے تسلسل اور مکمل اجرت کے ساتھ ادائیگی پر مناسب توجہ دی گئی ہے، جیسا کہ ہدایت (9) سے ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ 8 جولائی 1996 کے حکم میں موجود ہے، جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:–

"(9) مذکورہ بالا 168 صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوران حقوق اور فوائد کے حقدار ہوں گے جیسا کہ ذیل میں ہدایت کی گئی ہے :

(a) کارکنوں کو نئے قصبے اور اس جگہ پر روزگار کا تسلسل حاصل ہوگا جہاں صنعت منتقل کی گئی ہے۔ان کی ملازمت کے شرائط وضوابط کو ان کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کیا جائے گا:

(b) دہلی میں صنعت کی بندش اور دوبارہ لوکیشن کی جگہ پر اس کے دوبارہ شروع ہونے کے درمیان کی مدت کو فعال روزگار سمجھا جائے گا اور کارکنوں کو خدمت کے تسلسل کے ساتھ ان کی پوری اجرت ادا کی جائے گی۔

XXXX XXXX XXXX

8۔ جہاں تک صارفین کا تعلق ہے، ہمارا خیال ہے کہ انہیں زیادہ پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ متنازعہ فیصلے کے پیراگراف 119 میں کہا گیا ہے کہ مناسب مقدار میں حفظان صحت اور تازہ گوشت قریبی مذبح خانوں سے خالصتاً عارضی اقدام کے طور پر لایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ذبح کیے جانے والے مویشی باہر سے لائے جاتے ہیں، ہمارے مطابق، خود جانوروں کے بجائے گوشت لانے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے۔

9۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے کہ ذبح خانوں کی بندش سے بازار میں غیر حفظان صحت بخش گوشت نظر آنا چاہیے، ہمیں یہ مشاہدہ کرنا چاہیے کہ یہ اندیشہ جائز نہیں لگتا کیونکہ دہلی کے قریب لائسنس یافتہ ذبح خانے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب 1994 میں قصابوں کی ہڑتال کی وجہ سے تقریباً تین ماہ تک عیدگاہ سلاٹر ہاؤس بند رہا تھا، تو ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ صارفین کو غیر صحت بخش گوشت کھا کر مطمئن رہنا پڑتا تھا۔ گوشت کی دستیابی بھی بری طرح متاثر نہیں ہوئی۔

10۔ مذکورہ بالا احاطے میں، اگرچہ عبوری درخواستیں مسترد ہونے کے قابل ہیں، لیکن جو غور اس کو مکمل طور پر مسترد نہ کرنے پر ہمارے ساتھ ہے وہ دہلی کے علاقے میں صارفین کی بڑی تعداد کا مفاد ہے۔ یہ علاقے میں اپنی نوعیت کی واحد صنعت ہے۔ دہلی کے باشندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قریب میں کوئی دوسرا ذبح خانہ نہ ہونے کی وجہ سے گوشت کھانے والوں کو کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماحولیات اور ماحولیات کے مفاد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ ذبح خانہ انتہائی آلودہ ماحول میں چلایا جا رہا ہے۔ دہلی کے لوگوں کی ضروریات اور ماحولیات کے درمیان توازن برقرار رکھنے کے لیے، ہم ذیل میں ہدایت کرتے ہیں :

(1) ہم درج ذیل شرائط پر عیدگاہ ذبح خانہ کو 30 جون 1997 تک کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں :

(i) روزانہ 2000 بکروں/بکریوں/بھیڑوں کو احاطے میں ذبح کرنے کی اجازت ہوگی؛ کسی دوسرے جانور کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔

(ii) بھینسوں (کسی بھی جنس)، گایوں، بیلوں (یعنی بڑے جانوروں) کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ ان کا ذبح زیادہ آلودگی پیدا کرتا ہے۔ بھینس کا حصہ ذبح خانے کا سب سے آلودہ حصہ ہے۔ ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ 2000 (صرف دو ہزار) بکریوں/بکریوں/بھیڑوں کے علاوہ کسی دوسرے جانور کو احاطے میں ذبح نہیں کیا جائے گا۔ ذبح خانے کا بھینس کا حصہ فوری طور پر بند کر دیا جائے گا۔

(iii) ایم سی ڈی کے ذریعے ذبح خانے کو ماحولیاتی طور پر صاف رکھا جائے گا۔

(2) مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ 30 جون 1997 تک ہر دو ماہ بعد ذبح خانے کا دورہ کرے گا اور اس عدالت میں احاطے کی ماحولیاتی صورتحال کی نشاندہی کرتے ہوئے رپورٹ دائر کرے گا۔

(3) ذبح خانے کے قریب جانوروں کی منڈی کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔شہر کے ہجوم والے حصے میں جانوروں کی منڈی کا انعقاد ماحولیاتی طور پر خطرناک ہے اوراس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(4) علاقے کا ڈپٹی کمشنر آف پولیس ذبح خانے کے آس پاس بازار کا انعقاد روک دے گا۔گوشت بیچنے والے/قصاب جانوروں کو ماحول کے لحاظ سے صاف ستھرے طریقے سے ذبح خانے میں لاسکتے ہیں اوراسی طرح گوشت واپس لے سکتے ہیں۔علاقے میں کسی بازار کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

(5) دہلی میونسپل کارپوریشن عیدگاہ کے قریب قصب پورہ کے علاقے یا دہلی کے کسی دوسرے حصے میں تمام غیر قانونی ذبح کو روک دے گی۔کمشنر، میونسپل کارپوریشن، دہلی۔دہلی کے تمام حصوں میں غیر قانونی ذبح کو روکنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گا۔ضرورت پڑنے پراس سلسلے میں پولیس کی مدد لی جائے۔

(6) ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ اس عدالت کی طرف سے غیر قانونی ذبح میں ملوث آلودگی پھیلانے والوں پر بھاری آلودگی کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔یہاں تک کہ ایم سی ڈی بھی آلودگی کے جرمانے کا ذمہ دار ہوگا اگر ذبح خانے کو ماحول میں ذہنی طور پر صاف نہیں رکھا گیا ہے۔ذبح خانے کا انچارج عملہ ذاتی طور پر جرمانہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوسکتا ہے۔

(7) دہلی میونسپل کارپوریشن کے ذریعے پہلے سے حاصل کردہ متبادل زمین پر جدید مذبح خانہ کی تعمیر کے لیے جنگی پیمانے پر اقدامات کرے گی۔ہم واضح کرتے ہیں کہ عیدگاہ سلاٹر ہاؤس کو 30 جون 1997 کے بعد موجودہ جگہ پر جاری رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

آئی اے کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document